www.novelsclubb.com
خوابیدہ
جویریہ عمران

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842l8

خوابیدہ

از قلم

جویریہ عمران

قسط نمبر 3

گھر داخل ہوتے ہی اُسنے اپنی ماں کو دیکھا، اُسکی ویران آنکھوں میں پھر سے پانی جمع ہونے لگا تھا۔ کُمیل کو اپنا آپ اور اپنی زندگی کسی صحرا کی مانند لگ رہی تھی، جہاں سب سراب تھا کہیں کوئی حقیقت نہیں تھی۔ وہ قدم اُٹھاتا اپنی ماں کے قریب گیا اُنہیں سلام کرنے کے بعد اُن کے

www.novelsclubb.com

سامنے دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں ایک دوسرے میں پھنسا کر صوفہ پر آگے ہو کر بیٹھ گیا،اُس کے ہاتھوں میں لرزش تھی، نظریں جُھکی ہوئی تھیں۔

"بیٹا بہت افسوس ہوا اللہ تمہیں صبر دے، میں پہلے نہیں آسکی، بچوں کے پیپرز ہو رہے تھے وہ سکپ نہیں کر سکتی تھی،ایسے پڑھائی کا حرج ہوتا ہے۔" چہرے پر مسکراہٹ سجا کر اُنہوں نے بات کا آغاز کیا۔

"کوئی بات نہیں ماں، آپ آئی ہیں میرے لئے یہی بہت ہے، مجھے آپ سے کوئی شکوہ نہیں"۔اُسکا لہجہ بہت دھیما تھا، نظریں ہنوز جُھکی ہوئی تھیں۔

ساری زندگی سید کُمیل حیدر نے جو باتیں اپنی ماں سے کرنے کے لئے حفظ کی تھیں،وہ کہیں دم توڑ گئیں تھیں یا شاید اُسے اب حقیقت میں اُن کے ہونے یا نہ ہونے سے فرق نہیں پڑتا تھا۔وہ اُن سے نہیں پوچھ پایا کہ آپ مجھے اور بابا کو کیوں اکیلا چھوڑ کر چلی گئیں وہ نہیں پوچھ پایا کہ کیا آپ کو میری یاد نہیں آتی ؟کیا کبھی مجھے گلے سے لگانے کا مجھے پیار کرنے کا دل نہیں کیا؟ وہ کوئی

www.novelsclubb.com

گلہِ، کوئی شکوہ نہ کر پایا۔ اُسکی آنکھیں خشک تھیں، اپنی ماں کے سامنے اُسکی آنکھوں سے ایک آنسو نہ نکل سکا۔

چند لمحوں کے بعد وہ جانے کے لئے اُٹھ کھڑی ہوئیں، کُمیل نے فوراً والٹ سے کچھ پیسے نکالے اور بچوں کو دیے۔

"مجھے معلوم نہیں تھا کہ میرے بھائی بھی آنے والے ہیں ورنہ میں ان کے لئے اِن کی پسند کی چیزیں لاتا"۔ کُمیل نے اپنے دونوں بھائیوں کو پیار کرتے ہوئے کہا،

کُمیل بیٹا اس سب کی کیا۔۔۔

"مجھے اُمید ہے کہ آپ منع نہیں کریں گی۔" کُمیل نے عابدہ کی بات درمیان میں سے ہی اُچک لی تھی۔

www.novelsclubb.com

کُمیل باہر تک اُن کے ساتھ آیا تھا، کالی گاڑی اُسکی آنکھوں سے دُور جا رہی تھی، جیسے جیسے گاڑی دور جا رہی تھی کُمیل کی آنکھیں بھیگنے لگی تھیں، ایک آنسو ٹوٹ کر اُسکے گریباں میں جزب ہو گیا۔ گاڑی نظروں سے اوجھل ہو گئی اور اُسکا دل خالی ہو گیا۔

وہ بلکل بھی کمزور نہیں تھا بس وہ مضبوط رہتے رہتے تھک گیا تھا۔

------------------------------رات کا اندھیرا ہر سُو پھیل چُکا تھا، رات کے اس پہر جب سب اپنے گھروں میں خوابِ خرگوش کے مزے لے رہے تھے وہ اکیلا باہر لان میں کسی غیر مرئی نقطے کو تکتا گہری سوچ میں ڈُوبا ہوا تھا، شکن آلود پیشانی، سرخ آنکھیں، نیند اُسکی آنکھوں سے کوسوں دُور تھی، اُسکی زیادہ تر راتیں اب جاگ کر ہی گزرتی تھیں۔

"کائم یہ قہوہ بنا کر لائی ہوں اسے جلدی سے ختم کرلو اور نو بہانہ۔" وہ نیلے آسمانی رنگ کے سوٹ میں ملبوس کوئی پری لگ رہی تھی، ذوفشاں اُسکی صحت کی پیشِ نظر ادرک کا قہوہ بنا کر لائی تھی

www.novelsclubb.com

وہ جو کسی گہری سوچ میں غرق تھا ذوفشاں کی آواز پر ہوش میں آیا،

کمیل نے مگ پکڑتے ہوئے مشکور نگاہوں سے اپنی دوست کو دیکھا

کائم تم ٹھیک ہو؟ ذوفشاں اُسکے ساتھ بیٹھتے ہوئی بولی، چہرے پر پریشانی عیاں تھی۔

"ہاں بھئی مجھے کیا ہونا ہے"؟اُسنے مسکراتے ہوئے جواب دیا

وہ واقف تھا کہ ذوفشاں اُسکی وجہ سے پچھلے کچھ دنوں سے بہت ٹینشن میں ہے،اس لیے اب وہ ہشاش بشاش سا اُسکی ساری ٹینشن دُور کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

"ہاں! تم ٹھیک ہی رہا کرو"۔ذوفشاں کے لہجے میں واضح فکر مندی تھی۔

کُمیل؟

جی ذوفشاں عرشام خان۔ذوفشاں کی پُکار پر اُسنے جواب دیا،لہجے میں شرارت واضح تھی

آگے کیا ہو گا؟اُسنے اوپر آسمان کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"جو ہونا تھا ہو چکا بی،اب سب ٹھیک ہی ہو گا۔ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ تم بیوہ ہو جاؤ" کُمیل نے ماحول کو ہلکا پُھلکا کرنے کے لئے کہا

www.novelsclubb.com

"بکواس ہی کرنا جب بھی کرنا"ذوفشاں نے اُس کے کندھے پر ایک تھپڑ رسید کرتے ہوئے کہا

وہ دونوں کھلکھلا کر ہنس پڑے، دُور آسمانوں پر چاند بھی اُنکے قہقہہ اور مسکراہٹ دیکھ کر چمک رہا تھا۔

اللہ اپنے محبوب بندوں کو ہی آزماتا ہے، زندگی ایک تھکا دینے والی چیز ہے اور جب تھک جاو تو اللہ کی طرف لوٹ جاو، اللہ بہترین سہارا ہے، اللہ ہی بہترین مداوا ہے۔

اُسے یکدم کمرے میں آکسیجن کی کمی محسوس ہو رہی تھی، گھٹن بھر گئی تھی، سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔ اور یہ ایستھما کا وہ پہلا اٹیک تھا جس نے عرش، دائس اور ذوفشاں کی جان نکال دی تھی، ذوفشان مسلسل رُوئے جارہی تھی، دائس دیوانہ وار کمرے میں موجود درازوں میں کُمیل کا انہیلر ڈھونڈ رہا تھا، اُس کے ہاتھ کانپ رہے تھے، عرش اُس کے پاس بیٹھا اُس کی کمر سہلا رہا تھا، دونوں کی آنکھیں نم تھیں۔ کُمیل کو آج سے پہلے کبھی ایسا ایستھما اٹیک نہیں ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

مرینہ بیگم ابھی کُمیل کو دوائی دے کر کمرے سے باہر نکل ہی رہی تھیں کہ سامنے سے حریم اور ایمن آتی ہوئی دِکھائی دیئں۔

ایمن نے پاؤں تک آتا گلابی فراک زیب تن کیا ہوا تھا جو اُسکی گلابی رنگت پر بہت جچ رہا تھا، اس کے برعکس حریم نے نیلے رنگ کی شلوار قمیص پر سُفید رنگ کا حجاب اوڑھا ہوا تھا۔

السلام علیکم آنٹی! دونوں سے مرینہ بیگم سے سلام کیا۔

وعلیکم السلام بیٹے کیسے ہو؟ آؤ بیٹھو۔ مرینہ بیگم نے دونوں کو پیار کرتے ہوئے کہا

"ہم فٹ آنٹی اوووووشٹ میں تعارف کروانا بھول گئی۔" ایمن نے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا

"آنٹی یہ میری بہن زیادہ اور دوست کم حریم ہے"۔ایمن نے حریم کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

ہاں بیٹا مجھے ذوفشاں نے بتایا تھا، کیسی ہو بیٹا آپ؟ مرینہ بیگم نے شفقت سے پوچھا

"جی میں ٹھیک ہوں"۔ حریم نے جھجھکتے ہوئے جواب دیا

"ہم کُمیل بھائی کی عیادت کے لئے آئے ہیں، کیا وہ جاگ رہے ہیں؟" ایمن نے اپنے آنے کی وجہ بتاتے ہوئے پوچھا

"ہاں بیٹے وہ اندر ہے، تم لوگ مل سکتے ہو اُس سے"۔ مرینہ بیگم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

اس وقت وہ آرام کر رہا تھا، زرد رنگ، بکھرے بال، وہ پہلے کی نسبت بہت کمزور لگ رہا تھا، اس وقت وہ لوز ٹی- شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس تھا۔ دروازہ کھولنے کی آہٹ سے اُسکی آنکھ کُھلی اور اپنے سامنے جنگل کی پری کو دیکھ کر اُسے کسی خواب کا گمان ہوا، اُسے لگا شاید ابھی بھی وہ نیند میں ہے۔

"کُمیل بھائی کیسے ہیں آپ؟" ایمن کی آواز اُسے دنیا میں واپس لائی اور اُسے احساس ہوا کہ وہ نیند کے زیرِ اثر نہیں بلکہ حریم سلطان اس وقت سچ میں اُس کے سامنے ہے۔

www.novelsclubb.com

(حریم، ایمن سے کُمیل کے بارے میں سب کچھ پہلے ہی سن چکی تھی لیکن آج جنگل والے حادثے کے بعد یوں کُمیل کو اپنے سامنے دیکھ کر وہ حیرت کے سُمندر میں غوطہ زن تھی، اُسے

یہ سمجھنے میں زیادہ دیر نہیں لگی تھی کہ جنگل میں اُسکی مدد کرنے والا اور کوئی نہیں سید کُمیل حیدر تھا۔)

"ہا۔۔ہاں میں ٹھیک ہوں۔" کُمیل نے فوراً سے بیشتر خود کو سنبھالتے ہوئے جواب دیا

"وہ مجھے ذوفی نے بتایا کہ آپ کی طبیعت نہیں ٹھیک تو میں اور حریم آپ کی عیادت کے لئے آئے ہیں کیوں حریم؟" ایمن نے حریم کو دیکھتے ہوئے بولا

جی،آ۔۔آپ کی طبیعت اب کیسی ہے؟ دھیما اور نرم لہجہ، کُمیل کو حریم کی آواز اپنے دل میں اُترتی ہوئی محسوس ہوئی تھی،اُسے نہیں معلوم تھا کہ آخر کیوں کُمیل کے سامنے حریم سلطان کی ساری خوداعتمادی ہوا ہو جاتی تھی۔

"ہاں میں اب پہلے سے کافی بہتر محسوس کر رہا ہوں، شیریں گلے ہے ناں ملنے بھی نہیں دے رہیں مجھے۔" کُمیل نے بیچارگی سے اپنا مدعا بیان کیا "اچھا ہے نا کُمیل بھائی ریسٹ ماریں آپ۔" ایمن کے ایسے کہنے پر کُمیل نے اپنی مسکراہٹ دُبائی

ایمن جاوید علی خان تھی ہی ایسی سب کو ہمیشہ ہنسانے والی۔

"آپ قہوے کا استعمال زیادہ کیا کریں، آپ کی صحت کے لیے بہت اچھا ہے۔" حریم نے کُمیل کو کہا نظریں جُھکی ہوئی تھیں۔

کُمیل نے بس سر اثبات میں ہلانے پر اکتفا کیا، وہ خود حیران تھا کہ آخر کیوں گرلز ایلر جک سید کُمیل حیدر، حریم سلطان کی آواز پر کھینچا چلا جاتا ہے۔

"ارے ے ے حریم تم یہاں بھی اپنی ڈسپنسری کھول کے بیٹھ گئی ہو، تمہارا نام حریم نہیں حکیم سلطان ہونا چاہیے تھا"۔ایمن نے ایک بہت مفید مشورہ دیا، حریم کی آنکھیں پھیلیں، پہلے تو ایمن کو حیرت سے دیکھتی رہی کہ کیسے اُسنے اُسے حکیم سلطان بنادیا ہے، پھر حریم کے چہرے پر ایک دھیمی سی مسکان آئی، اور یہ مسکراہٹ سید کُمیل حیدر کے دل پر نقش ہو چکی تھی۔اُسنے آج سے پہلے اتنی خوبصورت مسکراہٹ نہیں دیکھی تھی یا پھر اُسے اتنی خوبصورت مسکراہٹ کسی کی نہیں لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

کُمیل اب پہلے سے بہت اچھا محسوس کر رہا تھا۔ایمن کی اوور ایکٹنگ اُسے راس آگئی تھی، کبھی کبھی دوسروں کی مسکراہٹ بھی کسی مرہم سے کم نہیں لگتی۔

ایبٹ آباد کی سرد شام میں آسمان پر گہرے کالے بادلوں کا راج تھا،ایسے جیسے وہ برسنے کو بیتاب تھے، ٹھنڈی سرد ہوائیں موسم کو مزید خوشگوار بنا رہیں تھیں۔یہ سرد ہوائیں شاید خوشیوں کا پیش خیمہ تھیں۔

وقت سے بڑا کوئی مرہم نہیں ہوتا،وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ زخم بھی مندمل ہو جاتے ہیں۔دن گزرنے کے ساتھ ساتھ کُمیل کی طبیعت میں کافی بہتری آگئی تھی۔یادیں نہیں مٹا کرتیں، لیکن سید کُمیل حیدر نے اُن یادوں کے ساتھ جینا شروع کر دیا تھا۔

یہ منظر ابراہیم ہاؤس کا ہے جہاں سب اس وقت فیملی ٹائم انجوائے کر رہے تھے۔سب آڑے ترچھے ہو کر لاونج میں براجمان تھے۔کُمیل اس وقت موبائل میں اُلجھا ہوا تھا،اُسکی رگِ تنی ہوئی تھیں،ایسے جیسے ڈھیروں غصہ ضبط کر رہا ہو بلآخر تنگ آکر اُسنے موبائل ہی آف کر دیا۔

www.novelsclubb.com

ذوفشاں سب کے لئے کافی بنا رہی تھی، اُسے کچن سے باہر نکلتا دیکھ کر دائس اور کُمیل نے آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے کو اشارہ کیا اور ایک شیطانی مسکراہٹ کا تبادلہ کیا۔ ذوفشاں نے ہلکے پیلے اور گرے رنگ کی امتزاج کا سوٹ پہنا ہوا تھا، جو اُسکی سفید رنگت پر بہت جچ رہا تھا۔

"ہاں بھئی! عرش کی بی اب تو بڑی ہو گئی ہو تو شادی کرو گی عرش سے کہ نہیں؟" دائس بظاہر تو سنجیدہ تھا لیکن لہجے میں شرارت واضح تھی۔

دائس کی بات پر سب کا قہقہہ بُلند ہوا، ذوفشاں نے کُشن کھینچ کر دائس کو مارا۔

ماضی

سورج اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ چمک رہا تھا، اس وقت ابراہیم ہاوس میں اس وقت خاموشی کا راج تھا۔ گھر کے لان میں تین لڑکے کھڑے ہوئے تھے، جن کی عمریں لگ بھگ بارہ، تیرا سال کے قریب قریب تھیں، اُن تینوں نے سُفید رنگ کی شلوار قمیص زیب تن کی

www.novelsclubb.com

ہوئی تھی۔اُن تینوں کے چہرے سنجیدہ تھے ایسے لگ رہا تھا کہ وہ بہت سیریس بات کر رہے ہیں۔

"میں نے کہا تھا کہ بی میری دوست ہے،اب بھول کے بھی مت لڑنا میرے سے۔" کُمیل نے فرضی کالر جھاڑتے ہوئے کہا،

"تم زیادہ اوور نہیں ہو، تمہیں ہی شوق تھا ریسلینگ کا،سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے"۔عرش نے اُسے گھورتے ہوئے کہا۔

"اب تم دونوں چُپ کر جاؤ،پہلاج لالہ آرہے ہیں۔" دائس نے اُن دونوں کو وارن کیا

پہلاج اسماعیل کو اپنی طرف آتا دیکھ کر اُن تینوں نے خاموشی سادھ لی۔پہلاج جو کب سے اُنہیں اوپر بالکونی سے باتیں کرتا دیکھ رہا تھا یوں ان کے اچانک خاموش ہونے سے مشکوک ہو گیا تھا۔

ہاں بھئی کیا باتیں ہو رہی ہیں؟ پہلاج نے عرش کے کندھے پر بازو پھیلاتے ہوئے کہا،

www.novelsclubb.com

"ک۔۔کچھ بھی تو نہیں لالہ، ہم تو بلکل بھی کوئی ضروری بات کر ہی نہیں رہے تھے"۔ کُمیل نے اپنی تمام تر ذہانت جمع کرتے ہوئے جواب دیا۔

عرش اور دائس کا دل چاہا کہ اپنا سر پیٹ لیں۔

"اگر آپ کو بتادیا تو بی ناراض ہو جائے گی، اُسنے منع کیا ہے"۔ عرش نے نا بتانے کی وجہ بیان کی۔

"سیدھی طرح بتا رہے ہو یا لگاوں دو؟" پہلاج نے شرٹ کی آستینیں چڑھاتے ہوئے کہا،

"و۔۔وہ نازوفی نے مجھ سے کہا ہے کہ آج کہ بعد اگر میں کُمیل سے لڑا تو وہ بڑے ہو کر مجھ سے شادی نہیں کرے گی"۔ عرش نے بیچارگی سے پہلاج کو بتایا۔

پہلاج کے قہقہے تھے کہ بند ہی نہیں ہو رہے تھے۔ عرش حیرانگی سے اُسے دیکھ رہا تھا۔

"لالہ اب ہنس کیوں رہے ہو۔ لیکن دیکھو میں نے بھروسہ کر کہ بتایا ہے بی کہ مت بتانا ٹھیک ہا ناں؟" عرش نے اُسکی نہ رکنے والی ہنسی کو نظر انداز کرتے ہوئے بولا

"اچھا اچھا نہیں بتاتا۔" آخر کار اُسکی ہنسی کو بریک لگ ہی گئی تھی۔

جیسے ہی عرش جانے کے لئے مڑا سامنے ذوفشاں کا غُصے سے دھواں دھار چہرا دیکھ کر اُسے اپنے پہلاج لالہ کی نان سٹاپ ہنسی کی اچھے سے سمجھ آگئی تھی۔

"اب تو تم دیکھ لینا بلکل بھی شادی نہیں کروں گی تم سے"۔ وہ غصے سے کہتی وہاں سے چلی گئی۔

عرش نے مدد طلب نگاہوں سے پہلاج لالہ کو دیکھا جو مزے سے کندھے اُچکا کر وہاں سے چلے گئے۔

بعد میں جتنے جتن عرش نے ذوفشاں کو منانے کے لئے کیے تھے وہ عرش ہی جانتا تھا۔

----

www.novelsclubb.com

حال:

لاؤنج میں موجود سب لوگ ذوفشاں کی حالت سے محفوظ ہو رہے تھے،اور وہ دائس کو گھورنے میں مصروف تھی۔

دائس کے پیچھے عرش کو آتا دیکھ کر اُسے تھوڑی تسلی ہوئی،وہ بلیک ٹریک سوٹ میں ملبوس تھا،وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی جاگنگ سے آیا تھا اور دائس کی گفتگو سن چکا تھا۔

"اپنا مُنہ بند رکھو قبلہ محترم دائس فاروق صاحب"۔عرش نے دائس کو ایک تھپڑ رسید کرتے ہوئے کہا

دائس صرف مُنہ بناتا رہ گیا۔عرش کت آگے کسی کی نہیں چلتی تھی۔

سب لوگ کافی پی چکے تھے،ذوفشاں سب مگ اُٹھا رہی تھی کہ عرش کی آواز پر رُک گئی

"بی تم بیٹھو،میں نے کہا ہے نا کہ مت اُٹھایا کرو ایسے سب کے آگے سے برتن،"عرش نے ذوفشاں کو نرم نگاہوں سے تکتے ہوئے کہا۔

"چلو اُٹھو دائس سارے مگ دھو کے رکھ کر آؤ۔"عرش نے سارے مگس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

کون میں ؟دائس نے اپنی اُنگلی سے سینے پر دستک دیتے ہوئے کنفرم کرنا ضروری سمجھا

"آئے ہائے ہائے !کمال کردی عرش،اسے کہتے ہیں مکافاتِ عمل، چل شاباش اُٹھ

دائس،ایکٹنگ نہ کر" کُمیل کے دل کو مانو سکوں مل گیا تھا

"تجھے کبھی معاف نہیں کروں گا بے وفا"۔دائس نے کُمیل کو افسوس بھری نظروں سے دیکھتے

ہوئے کہا اور اُٹھ کھڑا ہوا

"برتن دھونے والا صابن اوپر کیبینٹ میں ہے ذرا زیادہ لگانا"۔ذوفشاں نے بھی پیچھے سے

آواز لگائی

"تم سب لوگوں کا الگ سے حساب ہو گا دیکھ لینا"۔دائس نے کچن کی کھڑکی سے گردن نکالتے

ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

ان کی گپ شپ رات تک چلنی تھی۔

اور زندگی تو خوبصورت اپنوں سے ہی ہوتی ہے۔

ایبٹ آباد کی ٹھنڈ میں کافی حد تک اضافہ ہو گیا تھا،اس وقت ہلکی ہلکی بوندا باندی ہو رہی تھی۔وہ اس وقت پارکنگ ایریا میں گاڑی پارک کر رہا تھا۔وہ بلیک جینز اور بلیک ہوڈی میں بہت منفرد لگ رہا تھا،ماتھے پر بال بکھرے ہوئے تھے۔

گاڑی سے نکل کر اُسنے ڈیش بورڈ سے اپنا فون اُٹھایا اور پیچھے مڑنے ہی والا تھا کہ ایک نسوانی آواز نے اُس کے قدم جکڑ لئے

"ہیلو کُمیل!"وہ بہت چہکتی ہوئی آواز تھی

"نہیں پلیز۔۔۔پھر سے نہیں۔"کُمیل اوپر آسمان کو دیکھتے ہوئے بڑبڑایا

www.novelsclubb.com

وہ لڑکی اب اُس کے سامنے آچکی تھی۔بلیک جینز،سُفید ٹاپ،کندھے پر بال بکھرے ہوئے اور میک اپ سے لدا مصنوعی چہرا

یہ ارمیش کیانی تھی جو کُمیل کو ہر جگہ سٹالک کرتے ہوئے پائی جاتی تھی۔

"کہاں غائب تھے میں نے بہت مس کیا تمہیں۔" ارمیش نے اپنے بال جھٹکتے ہوئے کہا

کُمیل بس نا سمجھی سے اُسے دیکھ رہا تھا۔

ARMISH KAYANI, lemme clear things upon you, because this is getting out of hands. I am not interested in you. You should have known from my dry replies. Hope you will think a hundred times before blocking my path after today.

(تم پر چیزیں واضح کردوں کیونکہ یہ سب ہاتھوں سے نکلتا جارہا ہے۔ مجھے تم میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ تمہیں میرے خشک جوابات سے ہی پتا چل جانا چاہیے تھے۔ اُمید ہے کہ آج کے بعد میرا راستہ روکنے سے پہلے سو بار سوچو گی تم۔)

www.novelsclubb.com

بائے ارمیش کیانی! کُمیل یہ کہتا وہاں سے چلا گیا۔

ارمیش کا چہرہ احساسِ ذلت سے سرخ ہو چکا تھا۔ لیکن وہ کر بھی کیا سکتی تھی، وہ جانتی تھی کی سید کُمیل حیدر کی دُشمنی بہت بُری چیز تھی۔

رات کے سائے گہرے ہو چکے تھے، ہر ذی روح نیند میں غرق تھا، ہوائیں معمول سے زیادہ تیز اور سرد تھی۔ اور ہوائیں تو خوشیوں کا پیام ہو کرتی ہیں۔

دائس اور کُمیل اس وقت عرش کے کمرے میں موجود تھے۔

ویسے بر و تم دونوں کو پی۔ ایم۔ اے میں جا کر ملا کیا یا کیا ملے گا؟ کُمیل نے پُر سوچ انداز میں پوچھا

عرش نے مُسکرا کر دائس کو دیکھا۔ "دائس ذرا بتانا کُمیل صاحب کو"

بیٹا اس کا بس ایک ہی جواب ہے اور وہ ہے "شہادت"۔ دائس کے لہجے میں سرشاری اور وطن سے محبت ہی محبت تھی یا شاید عشق ہی تھا۔

www.novelsclubb.com

ابھی وہ کوئی اور بات کرتے کہ دھڑام سے دروازہ کھُولا اور ذوفشاں کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

بی تمہارے مینرز دیکھ کر میری آ کھیوں میں آنسو آرہے ہیں۔ کُمیل نے ذوفشاں پر چوٹ کی جسے اُس نے سرے سے ہی نظر انداز کیا

بوائز! تیاری پکڑو ہم سب شملہ پہاڑی جارہے ہیں اور وہ بھی پرسوں۔ ذوفشاں سے پوچھا نہیں تھا اپنا فیصلہ سُنایا تھا۔

"بھئی میرا کوئی موڈ نہیں ہے، چھٹیاں تو سکون سے گزارنے دو۔" دائس نے اپنی مصنوعی دُکھ بھری آواز میں کہا،

بی نے کیا کہا ہے کہ ہمیں جانا ہے، ہے نا؟ تو مطلب جانا ہے۔ عرش نے دائس کو دیکھتے ہوئے کہا

ہاں ہم بس چل رہے ہیں۔ میں ایمن اور حریم سے بھی بات کروں گی، ہم جارہے ہیں تو بس جا رہے ہیں۔ ذوفشاں نے ضد کرتے ہوئے کہا اور اُسکی کوئی ضد وہ تینوں پوری نا کریں ایسا کہاں لکھا تھا؟

"سیاپا کوئن"۔ ایک مسکراہٹ نے دائس کے چہرے کا احاطہ کیا۔

"ہاں ہاں ہم تیار ہیں، تیار ہیں، تم سب بھی تیاری پکڑو۔" کُمیل فوراً عرش اور دائس سے بولا،

"اوکے۔۔۔میں کل حریم اور ایمن سے بھی بات کروں گی، اور خبر دار جو پلان چینج کیا۔" آخر میں وہ اُنہیں وارن کرتی ہوئی چلی گئی وہاں سے۔

"یار ماما! میرے لئے تو کوئی فوجی ہی پسند کرنا، اگر میجر ویجر ہو تو مزہ ہی آجائے۔" ایمن نے اپنی والدہ سے فرمائش کی

"ہاں ہاں۔۔۔ ساری خواہشیں لسٹ پر لکھ دو کہ کیسا لڑکا چاہئے، آرڈر پر بنوا دیتی ہوں۔" نائلہ بیگم نے اپنی بیٹی سے کہا

www.novelsclubb.com

"میری نظر میں بھی ایک فوجی ہے کہو تو بات چلاؤں۔" ذوفشاں نے نائلہ بیگم کے گرد بازو حمائل کرتے ہوئے کہا

ایمن کے صحیح معنوں میں چہرے کے رنگ اُڑے تھے۔

"بیٹا تم کب آئی مجھے پتا ہی نہیں چلا۔" نائلہ بیگم نے ذوفشاں کو پیار کرتے ہوئے کہا

"بس ابھی ہی آئی ہوں آنٹی، تم بتاؤ ایمن چلاؤں بات؟" ذوفشاں نے شرارت سے پوچھا

"نہیں بہن تم رہنے دو، بہت شکریہ،" ایمن نے اپنے تاثرات پر قابو کرتے ہوئے جواب دیا

"سوچ لو گانا بھی بہت اچھا گاتا ہے"۔ ذوفشاں نے کندھے اُچکاتے ہوئے گویا ایک اور وضاحت دی

بدلے میں ایمن نے اُسے ایک خونخوار گھوری سے نوازا

"اچھا اچھا سوری"۔ ذوفشاں نے دونوں ہاتھ کھڑے کرتے ہوئے کہا

"ارے اصل بات تو بھول ہے گئی، ہم سب پکنک پر جا رہے ہیں پرسوں، تم اور حریم بھی چلو نا ساتھ۔" ذوفشان نے آنے کا اصل مقصد بتایا۔

"ارے واہ یہ تو بہت زبردست پلان ہے میں تو ضرور چلوں گی، حریم سے بھی پوچھتی ہوں۔" ایمن نے فون پر حریم کو کال ملاتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

شفاف چہرہ، لال رنگ کے کُھلے پلازو اور لال رنگ کی لمبی قمیص کے ساتھ سُفید رنگ کا ڈوپٹہ جو کندھے پر جھول رہا تھا، وہ اس وقت لان میں پھولوں کو پانی دے رہی تھی۔

"حریم بیٹے تمہاری دوست کا فون آرہا ہے۔" سلطان صاحب نے حریم کو آکر اطلاع دی

"جی باباجانی! میرے ہاتھ خراب ہیں، آپ فون لاؤڈ سپیکر پر کر دیں۔" حریم نے اپنے والد سے کہا

"ارے بیوفا اب تو فون بھی نہیں کرتی "۔ایمن کی ڈرامے بازی شروع ہو چکی تھی۔

فون اُٹھاتے ہی دوسری طرف ایمن کی بات سُن کر دونوں باپ، بیٹی کے چہروں پر مسکراہٹ آئی تھی۔

ایمی بس یونیورسٹی کے کاموں میں مصروف ہوں تم بتاؤ سب خیریت؟

نہیں کچھ خاص نہیں بس عرش کی بی ہمیں پکنک پر ساتھ لے کر جانا چاہتی ہے۔ایمن نے مسکراہٹ دُباتے ہوئے کہا

نہیں یار میں نہیں جانا چاہ رہی، مجھے کام۔۔۔

نہیں نہیں بیٹا اسے کوئی کام نہیں ہے، یہ ضرور جائے گی۔۔ سپیکر سے سلطان صاحب کی آواز اُبھری

ابھی حریم اپنی بات پوری کرتی ہی کہ سلطان صاحب نے درمیان سے ہی اُسکی بات اُچک لی

یو آر گریٹ انکل! تھینک یو، تھینک یو سووووووچ۔ ایمن نے چہکتے ہوئے کہا اور فون بند کر دیا۔

حریم حیرانی سے اپنے بابا کو دیکھ رہی تھی، جن کی وجہ سے اُسے اب جانا پڑ نا تھا۔

ایسے کیوں دیکھ رہی ہو، بیٹے ہر وقت گھر میں بیٹھنے سے کیا ہو گا، باہر جایا کرو، گھُما پھرا کرو۔
سلطان صاحب نے اپنی بیٹی کو سمجھاتے ہوئے کہا

جی ڈن! جو حکم۔ حریم نے اپنے بابا کتے سامنے سر خم کرتے ہوئے کہا

دوسری طرف ایمن نے ذوفشاں کو حریم کے آنے کا بتایا

اوکے پھر اب پلان ڈن ہے، ملتے ہیں پرسوں شارپ ایٹ 11:00۔ ذوفشاں نے ایمن کو یاد دہانی کروائی

اوکے ڈن ڈنا ڈن ڈن۔ ایمن نے تھمبس اپ کا اشارہ کرتے ہوئے کہا

وہ سب اس بات سے بے خبر تھے کہ یہ پکنک اُن کی زندگیوں میں بہت تبدیلیاں لانے والی تھی۔

صبح کی روشنی ہر سُو پھیل چکی تھی۔ وہ سب ابراہیم ہاوس کے باہر کھڑے حریم اور ایمن کا انتظار کر رہے تھے۔ کُمیل نے سکن رنگ کی پینٹ اور ساتھ سبز رنگ کی ٹی۔ شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ دائس اور عرش نے بھی ایسی ڈریسنگ کی ہوئی تھی بس دائس کی شرٹ کا رنگ گہرا نیلا اور عرش کی شرٹ کا رنگ بلیک تھا۔

www.novelsclubb.com

ذوفشاں نے آسمانی رنگ کی لانگ فراک اور سر پر پی۔کیپ پہنی ہوئی تھی، بال کندھے پر بکھرے ہوئے تھے، وہ ہمیشہ کی طرح حسین دِکھ رہی تھی۔

کُمیل کی نظر حریم پر پڑی تو پلٹنا بھول گئیں۔ حریم نے کالے رنگ کا کھلا ٹراوزر اور کالے رنگ کی فراک کے ساتھ کندھوں پر اجرک کی شال پھیلائی ہوئی تھی، بال اونچی پونی میں مُقید تھے۔

ایمن نے بھی حریم جیسے کپڑے زیب تن کیے ہوئے تھے، ایمن کے کہنے پر ہی اُن دونوں نے آج ٹوینینگ کی تھی۔

اُن کا پلان شملہ پہاڑی پر رات کیمپینگ کرنے کا تھا۔

وہ سب گاڑی میں بیٹھ چکے تھے۔ دانِس ڈرائیونگ کر رہا تھا اور اُس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر کُمیل بیٹھا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

گاڑی میں خاموشی تھی جو کہ کُمیل کو بلکل بھی ہضم نہیں ہو رہی تھی اُسنے اگے ہو کر میوزیک پلئیر آن کر دیا اس کے پیچھے بھی ایک شرارت تھی۔

گاڑی میں اب کیفی خلیل کا گانا گونج رہا تھا۔

کہانی سُنو۔۔

زبانی سُنو۔۔

مجھے پیار ہو تھا،

اقرار ہوا تھا،

دائس کی چہرے کا رنگ سیکنڈز میں اُڑا تھا۔

کُمیل پھوپھو کا رُول ادا کر کے اب ہنسی دُبانے کے چکروں میں باہر دیکھ رہا تھا، یقیناً اگر دائس اُسے ہنستا ہوا دیکھ لیتا تو اُسکی گردن دُبا دیتا۔

"مانا دائس تیرا بریک اپ ہوا ہے، لیکن خدا کا نام ہے گانا توڈھنگ کا لگا"۔ پیچھے سے عرش کی آواز آئی۔

www.novelsclubb.com

"یہ کائم کے کام ہے، مجھے کیا ضرورت ہے اتنے روندو گانے سُننے کی"۔ دائس نے کُمیل کو زبردست گھوری سے نوازا جیسے اسے ابھی مار دے گا۔

اووووووووو۔۔۔ایمن کی آواز پر اُس نے بیک مرر سے اُسے گھورا۔

"اسی لئے اتنا سڑا ہوا رہتا ہے۔" ایمن دل ہی دل میں سوچ کر رہ گئی بول تو سکتی نہیں تھی۔

"ہاں ہاں ڈال دے میرے پر بریک اپ تو میرا ہوا ہے تیرا تو ہوا ہی نہیں ہے۔" کُمیل ہمیشہ کی طرح ڈھیٹ الٹرا پرو میکس لیول، کہاں باز آ سکتا تھا۔

ذوفشاں اور ایمن کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

دائس نے مزید بحث سے بچنے کے لئے میوزک ہی آف کر دیا تھا۔

کچھ دیر میں وہ لوگ وہاں پہنچ چکے تھے۔دوپہر ڈھلنے سے پہلے وہ سب ایک دوسرے کی مدد سے کیمپ لگا چکے تھے۔

کُمیل اور عرش لکڑیاں جمع کر کے بون فائر کا انتظام کر چکے تھے۔

ٹھنڈ میں اضافہ ہو چکا تھا، وہ سب آگ کے ارد گرد بیٹھ چکے تھے۔اب منظر کچھ یوں تھا کہ عرش کے ساتھ ذوفشاں اور حریم بیٹھے ہوئے تھے۔ حریم کے بلکل سامنے کُمیل بیٹھا ہوا تھا، کُمیل کے ساتھ دائس اور دائس کے ساتھ ایمن بیٹھی ہوئی تھی،

وہ گہرے تذبذب کا شکار ہو رہی تھی، کُمیل نے اُسکی مدد کی تھی جنگل میں اور کُمیل کے بارے میں سب کچھ جاننے کے بعد، وہ اُس کے لئے گہرا احترام رکھتی تھی اپنے دل میں، اُس کے جزبات کُمیل کے لئے بدل رہے تھے۔

کُمیل بار بار حریم کی اُٹھی نظریں خود پر محسوس کر سکتا تھا۔

دائس اور ایمن مسلسل کسی نہ کسی بات پر لڑ رہے تھے، سب ہی اُن دونوں کی نوک جھوک سے لطف اندز ہو رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

(جاری ہے)